92781-گمراہ قسم کے لوگوں کی کتابوں کا مطالعہ جاری نہ رکھنے کی نصیحت

سوال

میں رافضی شیعہ اور صوفیوں کی کتابوں کا مطالعہ کرنا پسند کرتا ہوں، میرا علم بہت قلیل ہے، اور الحمدللہ میں نے ان کے شبہات کے متعلق کسی بھی بسیط سبب کی بنا پر اس کے مخالف موقف اپناتا ہوں، وہ یہ کہ ان مجھے علم ہے ان کا دین باطل ہے، اور ان میں اکثر غالی قسم ہیں، یا پھر عامی وجاہل و مسکین ہیں جو شفقت کے مستحق ہیں، کیونکہ ان کے گمراہ پیروں اور بزرگوں نے انہیں دھوکہ میں رکھا ہوا ہے، تو کیا آپ کی رائے میں مجھے مطالعہ جاری رکھنا چاہیے یا کہ ترک کردوں ؟

پسندیدہ جواب

مسلمان پر اپنے عقیدہ اور ایمان کی حفاظت کرنا، اور اپنی فطرت اور سوچ وفکر کی کو سلامت رکھنا، اور اپنے دین اور دل کو شبہات وفتنوں سے پاک کرنا واجب ہے، کیونکہ دل کمزور ہوتے ہیں اور شبہات اچکنے والی چیز کا درجہ رکھتے ہیں، وہ بدعتیوں اور گمراہ لوگوں کی مزین کردہ اشیاء کو اچک لیتے ہیں لیکن حقیقت میں یہ شبہ بہت کمزور اور واہی ہوتا ہے.

اور پھر بدعتیوں اور گمراہ قسم کے لوگوں یا پھر شرک وخرافات سے بھری ہوئی یا دوسرے ادیان باطلہ کی کتابوں کا مطالعہ کرنا جن میں تحریف وتغیر پیدا ہوچکا ہے، یا الحادی نظریہ اور نفاق پر مشتمل کتابوں کی ورق گردانی کرنا جائز نہیں.

ان کتب کا مطالعہ صرف وہی شخص کر سکتا ہے جو علمی طور پر اس کی اہلیت رکھتا ہو، وہ ان کا مطالعہ کرکے ان کتب کا رد کرنا چاہتا ہو اور اس میں بیان کردہ فساد کو واضح کرنا چاہے تو اس کا مطالعہ کرلے.

لیکن جس کے پاس شرعی علم نہیں تو وہ ان کتابوں کا مطالعہ کرے گا تو غالبا وہ اس مطالعہ سے حیرت وگمراہی ہی پائیگا، بہت سارے لوگ اس کا شکار بھی ہوچکے ہیں، حتی جو شرعی طالب علم بھی، بات یہیں ختم نہیں ہوتی بلکہ وہ کفر تک کا ارتکاب کربیٹھے اللہ تعالی محفوظ رکھے.

ان کتابوں کا مطالعہ کرنے والا جس سے دھوکہ کھاتا ہے وہ یہ بات ہے کہ اس کی سوچ ہوتی ہے اس کا دل تو ان شبہات سے زیادی قوی ہے، لیکن زیادہ مطالعہ کرنے کی وجہ سے اچانک اسے محسوس ہوتا ہے کہ اس کے دل میں تو وہ شبہات گھر کرچکے ہیں جن کا اسے خیال تک بھی نہ تھا.

اس لیے علماء کرام اور سلف صالحین نے اس طرح کی کتابوں کا مطالعہ کرنا حرام قرار دیا حتی کہ ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ نے ایک رسالہ بھی تصنیف کیا جس کا عنوان " تحریم النظر فی کتب الکلام " رکھا.

ذیل میں ہم چند ایک علماء کرام کی کلام نقل کرتے ہیں جس میں غیر عالم شخص کے لیے یہ کتابیں پڑھنا حرام بیان ہوا ہے.

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

" حنابلہ کہتے ہیں : اہل بدعت کی کتابوں کا مطالعہ کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی ان کتابوں کا جو حق وباطل پر مشتمل ہوں، اور اس کی روایت کرنا بھی جائز نہیں، کیونکہ ایسا کرنے میں عقائد کے لیے نقصان وضرر ہے.

اور قیلوبی کا قول ہے : غزوات اور رقائق پر مشتمل جھوٹی کتابیں پڑھنا حرام ہیں" انتہی

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (185/34).

شاطبی رحمہ اللہ نے یہی فتوی دیا ہے :

"عوام کے لیے ابو طالب مکی کی "قوت القلوب" نامی کتاب کا مطالعہ کرنا حلال نہیں، کیونکہ اس میں صوفیوں کی خرافات پائی جاتی ہیں"

دیکھیں : الافادات والاشادات (44).

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس مسئلہ میں بہتر یہی ہے کہ فرق کیا جائے لہذا جو متمکن نہ ہو اور ایمان میں رسوخ نہ رکھتا ہو تو اس کے ان کتابوں کا مطالعہ کرنا جائز نہیں، لیکن رسوخ رکھنے والے کے لیے جائز ہے اور خاص کر جب اسے مخالف کا رد کرنے کی ضرورت ہو" انتہی

دیکھیں : فتح الباری (525/13).

اور محمد رشید رضا کہتے ہیں :

"شاگردوں اور عوام کو اس طرح کی کتابیں پڑھنے سے روکنا چاہیے تا کہ وہ ان کے عقائد اور ان کے دینی احکام میں ان پر کوئی مشکل پیدا نہ کریں تو وہ اس کوے کی طرح ہو جائیں جو مور کی چال چلنے کی کوشش میں اپنی چال بھی بھول بیٹھا، اور نہ ہی سیکھ سکا" انتہی

دیکھیں : الفتاوی محمد رشید رضا (137/1).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

"صوفیاء کی کتابیں رکھنا جائز نہیں، اور نہ ہی اس کا مطالعہ و مراجعہ کرنا جائز ہے، صرف وہی شخص اس کا مطالعہ کرے جو ان میں موجود بدعات کا علم رکھتا ہو تا کہ وہ اس کا رد کر سکے تو اس صورت میں اس کا مطالعہ کرنے کا عظیم فائدہ ہو گا وہ یہ کہ اس بدعت کا علاج اور رد کرنا تا کہ لوگ اس سے محفوظ رہ سکیں" انتہی

دیکھیں : فتاوی نور علی الدرب التوحید والعقیدۃ (267).

اور مستقل فتاوی کمیٹی کا فتوی ہے :

"ہر مکلف مرد و عورت پر بدعتیوں اور گمراہ لوگوں کی کتابیں اور میگزین اور رسالے پڑھنا حرام ہے جو خرافات نشر کرتے اور جھوٹی مشہوری پر مشتمل اور مکارم اخلاق سے دور کر کے اخلاق رذیلہ کی دعوت دیں.

لیکن اگر کوئی انہیں پڑھ کر اس میں موجود الحاد و انحراف کا رد کرے اور اس پر چلنے والوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی نصیحت کرے اور ان کے اس فعل کو برا ثابت کرے اور لوگوں کو اس راہ سے روکے اور اجتناب کرنے کا کہے تو اس کے جائز ہے" انتہی

دیکھیں : مجلة البحوث الاسلامية (138/19).

اس لیے ہمارے بھائی آپ اپنے آپ کو شر و برائی اور شبہات میں کیوں ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں، حالانکہ آپ کو اس کی کوئی ضرورت و حاجت نہیں اور آپ اس سے مستغنی ہیں آپ اس غلط عقیدہ اور انحراف سے سلیم ہونے پر اللہ کا شکر ادا کریں اور ہدایت و ثابت قدمی کی اس عظیم نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی حفاظت کریں اور اسے ایسے خطرناک کام میں پیش نہ کریں کہ یہ ختم ہو جائے.

پھر عمر تو بہت ہی قلیل ہے کہ اسے باطل قسم کی کتابوں کے مطالعہ ضائع کیا جائے، بلکہ حق و نافع علم اور خیر و بھلائی تو بہت ہے، اگر کوئی شخص اپنی عمر اور وقت کو کسی علمی کتاب اور نفع مند مثلا تفسیر یا کتب حدیث اور فقہ و رقائق و زہد اور ادب و فکر اور تربیت کی کتابوں کے مطالعہ میں صرف کرے تو بھی اس کی حاجت پوری نہیں ہوتی!!

تو پھر وہ ان خرافات و گمراہی پر مشتمل کتابوں کے مطالعہ میں کس طرح مشغول ہو سکتا ہے جیسے رافضی شیعہ اور صوفیوں نے لکھا ہے؟

عزیز بھائی آپ علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ کی ایک قیمتی نصیحت سنیں جس میں انہوں نے نافع علوم کا اہتمام کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے کہا ہے :

"رہا عالم تو میں اسے یہ نہیں کہتا کہ : علم کو پورا حاصل کرو اور نہ یہ کہتا ہوں کہ : بعض پر اقتصار کر لوں.

بلکہ میں یہ کہتا ہوں : اہم اور ضروری کو مقدم کرو، کیونکہ عقل و دانش رکھنے والا شخص وہی ہے جو اپنی عمر کی قدر کرے اور اس کے مقتضی میں عمل کرے، اگرچہ عمر کی مقدار کے مطابق علم حاصل کرنے کی کوئی راہ نہیں، لیکن یہ ہے کہ وہ اغلب پر بنیاد رکھے، لہذا اگر وہ وہاں پہنچ گیا تو اس نے ہر مرحلہ کے لیے زاد راہ تیار کر لیا اور اگر اس تک پہنچنے سے قبل فوت ہو گیا تو اس کی نیت وہاں ضرور پہنچ جائیگی.

مقصد یہ کہ نفس کو جتنا ممکن ہو سکے علم و عمل کے کمال تک پہنچایا جائے" انتہی مختصرا

دیکھیں : صید الخاطر (54–55).

واللہ اعلم.